گیت

گیت ہندی شاعری کی ایک صنف ہے جو اردو میں بھی بہت مقبول ہے۔گیت کی زبان سادہ اور عام فہم ہوتی ہے۔ عام طور پر گیت میں مقامی زندگی کو موضوع بنایا جاتا ہے۔گیتوں کا تعلق موسموں،فصلوں اور مختلف رسموں سے ہے۔شادی بیاہ کے گیت بہت مقبول ہیں۔ زبان اور آہنگ کے اعتبار سے گیت میں دل کے تاروں کو چھو لینے والی کیفیت ہوتی ہے۔ گیت صرف لکھے اور پڑھے ہی نہیں جاتے رہے ہیں بلکہ وہ سینہ بہ سینہ ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل بھی ہوتے رہے ہیں۔گیت کی فضا رومانی ہوتی ہے۔موسموں کے رنگ، پیار کی ترنگ، زندگی کی چھوٹی چھوٹی خوشیاں،الجھنیں اور معاشرے کے مختلف روپ، یہ تمام چیزیں مل کر گیت کی ست رنگی دھنک بناتے ہیں۔

اُردو میں ایسے بے شمار گیت ہیں جو ہر جگہ گائے جاتے ہیں۔ اُردو کے گیت نگاروں میں عظمت اللہ خاں،اختر شیرانی، حفیظ جالندھری، آرزو لکھنوی، شاد عارفی، میرا جی ، مخدوم ،سلام مچھلی شہری ،راجہ مہدی علی خاں ، قتیل شفائی،جمیل الدین عالی، ندا فاضلی اور زبیر رضوی وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

© NCERT not to be republished

حفیظؔ جالندھری

(1900 —1982)

عبدالحفیظ نام اور حفیظؔ تخلص تھا۔ پنجاب کے ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ وہ مولانا گرامی کے شاگرد تھے اور فارسی و اردو میں مہارت رکھتے تھے۔ حفیظؔ جالندھری نے کئی اہم جریدوں اور رسالوں کی ادارت کی۔ 1938 میں انھوں نے یوروپ کا سفر کیا اور وہاں قیام کے دوران ''افرنگ کی دنیا'' اور ''اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے'' مشہور نظمیں کہیں۔ چھوٹی بحروں اور سادہ لفظوں میں گیت اور نظمیں لکھنا حفیظؔ کا خاص انداز ہے۔ ان کے گیتوں میں قدرتی مناظر کی عکاسی ملتی ہے۔

حفیظؔ جالندھری کا شمار اردو کے معروف شاعروں میں ہوتا ہے۔ ''نغمۂ زار''، ''سوز و ساز'' اور ''تلخابۂ شیریں'' ان کے کلام کے اہم مجموعے ہیں۔

حفیظؔ کا شاہکار ''شاہنامۂ اسلام'' ہے جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ ''شاہنامۂ اسلام'' بیانیہ شاعری کی اچھی مثال ہے۔

© NCERT not to be republished

5186CH17

لو پھر بسنت آئی

لو پھر بسنت آئی　　پھولوں پہ رنگ لائی
چلو بے درنگ
لبِ آبِ گنگ
بجے جل ترنگ
من میں امنگ چھائی　　پھولوں پہ رنگ لائی
لو پھر بسنت آئی
لڑکوں کی جنگ دیکھ　　ڈور اور پتنگ دیکھ
کوئی مار کھائے
کوئی کِھلکھلائے

© NCERT not to be republished

کوئی مسکرائے

طفلی کے رنگ دیکھ ڈور اور پتنگ دیکھ

لڑکوں کی جنگ دیکھ

کھیتوں کا ہر چرندہ باغوں کا ہر پرندہ

کوئی گرم خیز

کوئی نغمہ ریز

سبک اور تیز

پھر ہوگیا ہے زندہ باغوں کا ہر پرندہ

کھیتوں کا ہر چرندہ

پھولی ہوئی ہے سرسوں پھولی ہوئی ہے سرسوں

نہیں کچھ بھی یاد

یوں ہی بامراد

یوں ہی شاد شاد

گویا رہے گی برسوں پھولی ہوئی ہے سرسوں

پھولی ہوئی ہے سرسوں

(حفیظ جالندھری)

© NCERT not to be republished

مشق

● لفظ و معنی

بسنت	:	بہار کا موسم
بے درنگ	:	بے خوف، بلا جھجک
لبِ آبِ گنگ	:	گنگا ندی کا کنارہ
جل ترنگ	:	موسیقی کا ایک آلہ جس میں پیالے بنے ہوتے ہیں ان میں پانی بھر کر بجایا جاتا ہے۔
امنگ	:	جوش، خوشی
طفلی	:	بچپن
گرم خیز	:	تیز، چست
نغمہ ریز	:	نغمگی سے بھرا ہوا
سبک	:	نازک
چرندہ	:	چرنے والا جانور
بامراد	:	اپنے مقصد میں کامیاب
شاد	:	خوش

● سوالات

1۔ بسنت کا باغوں اور پھولوں پر کیا اثر پڑتا ہے؟

2۔ دریا کے کنارے جل ترنگ بجنے سے کیا مراد ہے؟

3۔ چرندا ور پرند پر بسنت کا کیا اثر ہوتا ہے؟

4۔ سرسوں کے پھولنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

© NCERT not to be republished

● زبان و قواعد

- نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

جل ترنگ　　امنگ　　طفلی　　چرند　　پرند　　سبک

● عملی کام

موسم بہار سے متعلق کچھ گیت تلاش کیجیے اور انھیں یاد کیجیے۔

© NCERT not to be republished